نافذ کیے بغیر بھی کوئی دوسرا طریقہ دنیا میں واقعی قانون کی حکمرانی اور بالاتری قائم رکھنے کا ہے؟ ــــ دنیا کے جتنے بھی دوسرے طریقے ہیں وہ توکسی شخص، گروہ یا طبقے کی مرضی ہی کو لوگوں پر مسلط کرنے کے لیے ہیں، کیونکہ غالب شخص، گروہ اور طبقہ جب چاہے قانون کی ناک مروڑ کر اسے اپنی مرضی کے مطابق کروا سکتا ہے ــــ مگر یاد رہے کہ نظام شریعت (بصورت متفقہ شریعت بل) خدا کا قانون ہی ہے جو اٹل، بے لاگ اور سب انسانوں کے لیے یکساں منصفانہ اور ان کی دست برد سے بالاتر ہے کیونکہ سب انسان مل کر بھی اسے تبدیل نہیں کر سکتے۔

آخر جو احکام صاف الفاظ میں ہمارے خالق و مالک نے اپنی کتاب میں اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی تعلیمات میں بغیر کسی ابہام کے بیان کر دیئے ہیں ان میں تحریف و تبدیلی یا ساقط کون اور کس اتھارٹی سے کرے؟ لہٰذا حکومت کے لیے ہر وہ اقدام جو شریعت بل میں تحریف و تبدل اور تاخیر و تنسیخ پر منتج ہو جمہوری، اسلامی اور اخلاقی طور پر ممنوع اور ہر لحاظ سے مذموم ہے۔

الغرض شریعت بل، نہر طالوت کی طرح اس دور میں ابتلاء اور آزمائش کا مسلسل ذریعہ بن رہا ہے۔ بہت سے دین اور شریعت کے نام پر زندگی کا کاروبار چلانے والے، کتنے طالع آزما سیاستدان، کتنے مفاد پرست اور ابن الوقت حکمران، کتنے لادینیت کے علمبردار اس آزمائش سے اپنی اصل صورت میں ظاہر ہوئے اور ان کی قلعی کھل گئی۔ شریعت بل ایک کسوٹی ہے جس نے کھرے اور کھوٹے کو الگ کر دیا اور تاریخ یہ سب کچھ محفوظ کر رہی ہے۔

اگر اس کے باوجود بھی کسی کی دیدۂ عبرت وا نہیں ہوتی تو خدا کی بارگاہ میں دیر ہے اندھیر نہیں۔ پیشروؤں کے انجام پر بھی نظر رکھنی چاہیئے ؎

ہم نے دیکھا ہے وہ بت توڑ دیئے جاتے ہیں
جن میں ہو جاتا ہے اندازِ خدائی پیدا

فتح خوست ــــ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا پیش خیمہ

غیرت و حمیت اور جذبۂ جہاد سے سرشار افغان مجاہدین نے بالآخر ایسے حالات میں جبکہ امریکہ نے بھی تعاون سے ہاتھ کھینچ لیا اور اپنے بھی بیگانے ہو گئے، فاتح خوست مولانا جلال الدین حقانی کی قیادت میں کابل کے بعد جنگ اور دفاعی اعتبار سے خصوصی اہمیت کا حامل اہم صوبہ اور مضبوط فوجی چھاؤنی "خوست" کو بھی فتح کر لیا، اور اسلام کی تاریخ جہاد و عزیمت میں ایک نئے اور شاندار باب کا اضافہ کر دیا ہے۔

یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے اور ہم اس کی عنایت و انتخاب کے ممنون ہیں کہ اس طویل اور عظیم جہاد میں (جو اس صدی میں سرخ روسی سامراج کے مقابلہ میں پہلا بھرپور اور عظیم جہاد ہے) مرکز علم دارالعلوم حقانیہ کے

روحانی ابناء کا عظیم اور قائدانہ حصہ ہے، اور بحمداللہ حقانی جاں نثار محاذِ جنگ کے ہر معرکے میں فرسٹ لائن ثابت ہو رہے ہیں۔ آج کئی جماعتوں اور اہم محاذوں کی باگ کمان ان کے ہاتھوں میں ہے۔ خوست کے حالیہ شدید معرکہ میں جس طرح جنگ کی کمان اور قیادت دارالعلوم کے قابلِ فخر سپوت مولانا جلال الدین حقانی کے ہاتھ میں رہی اسی طرح حملہ آور فوج اور یلغار میں پہل کرنے والے سپاہیوں کی جماعت "چھاپہ گروپ" (چھاپہ مار گروپ) بھی حقانی طلبہ پر مشتمل تھی اور اس گروپ کے تقریباً زیادہ تر ممبر کار اور ان کی تعارضی قیادت کرنے والے مولوی عالم گل حقانی بھی دارالعلوم حقانیہ کے درجۂ سادسہ کے طالب علم ہیں۔ ان بہادر نوجوانوں نے سر ہتھیلی پر رکھ کر جس جرأت، شجاعت، بہادری اور استقامت عزیمت کا مظاہرہ کیا اس کی تفصیلی روئیداد سُن کر پانی پت، بالاکوٹ، ریشمی رومال، شاملی اور تھانہ بھون کی تاریخ سامنے آجاتی ہے اور سننے والے بے اختیار عش عش کر اٹھتے ہیں ——— ۹۴ افراد پر مشتمل "چھاپہ گروپ" کے ان حقانی جانبازوں کی پہلی یلغار کے نتیجہ میں خوست محاذِ جنگ پر نجیب انتظامیہ کی باگ کمان کا جرنیل گرفتار ہوا تو مضبوط دفاعی مورچوں میں بیٹھے صفِ اول کے ہزاروں فوجیوں کے پاؤں اس طرح اکھڑے کہ پوری فوج کو سوائے راہِ فرار کے اور کوئی ترکیب نہ سوجھی اور خوست چھوڑ کر بھاگنے اور گردیز میں پناہ لینے کے بغیر ان کا اور کوئی ہدف باقی نہ رہا۔

جیسا کہ دارالعلوم کا مادرِ علمی "دارالعلوم دیوبند" اپنے دور میں مغربی سامراج کے لیے قہرِ الٰہی ثابت ہوا اسی طرح آج بحمداللہ دارالعلوم حقانیہ بھی اپنے مستفیدین اور قابلِ فخر روحانی ابناء اور فضلاء کی شکل میں دنیا کی سب سے بڑی ظالم، جابر اور اشتراکی قوت کے لیے سدِّ سکندری بنا ہوا ہے۔

از آدم تا ایں دم انسانی بالخصوص اسلامی تاریخ کی متواتر شہادتیں ہیں کہ اصل فیصلہ کن چیز ملتوں اور قوموں کی تقدیر کو بدلنے والی حقیقت، ممالک کا سیاسی اور جنگی نقشہ یکسر تبدیل کرنے والی طاقت، اعداد و شمار اور قلت و کثرت کا تناسب اور تسلیم شدہ صورتحال نہیں ہوتی۔ اصل انقلاب انگیز طاقت اور ناممکن کو ممکن بنانے والی چیز اس ہستی کا وجود ہے جو عزم و ایمان کی خارق عادت طاقت سے سرشار صورتحال کو یکسر تبدیل کر دینے کے لیے ہمہ تن تیار اور اس کی راہ میں ہر طرح کی قربانی و جاں نثاری، خطر پسندی و مہم جوئی کے لیے مضطرب و بے قرار ہو ——— تاریخ کی شہادت ہے کہ اس موقع پر ٹھوس اعداد و شمار اور مشکلات اور مخالفتوں کے پہاڑ برف اور موم کی طرح پگھل کر پانی ہو جاتے ہیں اور فتح کا آفتاب رات کے اندھیرے اور سردی کے کُہر کو چیرتا اور آنکھوں کو خیرہ کرتا ہوا طلوع ہوتا ہے۔ بس یہی سلطان صلاح الدین ایوبی کی صلیبی جنگوں اور افغان مجاہدین کے بارہ سالہ جہاد کی تاریخ کا خلاصہ ہے ؎

مثلِ کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی
اب بھی درختِ طور سے آتی ہے بانگِ لاتخف

ہمارے ہاں اور پوری دُنیا میں جو سوشلسٹ اور کمیونسٹ دانشور مجاہدین کے انتشار پر بغلیں بجا رہے تھے اور یہ باور کرا رہے تھے کہ افغانستان میں کمیونسٹ انقلاب کے راستے کی رکاوٹ درحقیقت مجاہدین نہیں بلکہ وہ امریکہ تھا جو مجاہدین کو منظم کر رہا تھا اور جس کی پُشت پناہی کمزور ہوتے ہی مجاہدین بکھرنا شروع ہو گئے، وہ اب اپنے تجزیوں پر پشیمان ہوں گے کیونکہ مجاہدین پر ان کی تمام پھبتیوں اور طعنوں کی حقیقت بے معنی تھی۔ مجاہدین کے ساتھ کائنات کی سب سے بڑی طاقت اللہ ربّ العالمین کا تعاون اور اسی کی مدد شامل حال تھی اور بے سروسامانی میں خوست کی فتح اسی کی قدرت ہی کا تو کرشمہ ہے۔

روسی راہنماؤں کے دل میں تحریص کی اِک لہر اٹھی تھی کہ پڑوس کے ایک کمزور، پسماندہ مگر قدرتی وسائل سے مالا مال ملک پر قبضہ کر لیا جائے، یہ آرزو اسے کھینچ کر افغانستان کے دلدل میں لے آئی ـــــ مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بظاہر افغانستان اور رُوس کی لڑائی تو فی الحقیقت ہاتھی اور چیونٹی کی لڑائی تھی۔ افغان قوم نے محض جرأتِ ایمانی، حریت پسندی، جہاد اور غیرت وحمیت کے جذبے اور مسلسل گیارہ سال تک عزیمت واستقامت کے ساتھ سولہ لاکھ افراد کی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے جس طرح روس کو عبرتناک شکست دی اور اب فتح خوست کی صورت میں جس اولوالعزمی اور بلند کردار کا مظاہرہ کیا اُس نے تو ابرہہ کے ہاتھیوں اور ابابیلوں کے قرآنی واقعہ کی یاد تازہ کر دی۔

ویتنام میں امریکی شکست کے بعد روس ویتنام کی فتح کے نشے میں چُور رہا، وہ اپنے برابر کی سُپر پاور کو شکست دے کر اَنَا وَلاَ غَیْرِیْ کے زعمِ باطل میں مُبتلا تھا، اس دوران مشرقی یورپ پر بھی اس کی گرفت مضبوط رہی، مگر اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ قانون روس کے زعم وغرور کو کہاں برقرار رہنے کی اجازت دے سکتا تھا، باری تعالیٰ کا تو یہ ارشاد ہے :۔

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ
عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ (البقرہ ۲۵۱)

اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو بعض لوگوں کے ذریعے سے دفع نہ کرتا رہتا تو روئے زمین پر فساد برپا ہو جاتا لیکن اللہ تو جہان والوں پر بڑا فضل رکھنے والا ہے۔

آج ہم جن عالمی تبدیلیوں کے مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں یہ سب افغان مجاہدین کے خالص اسلامی جہاد کا صدقہ ہیں۔ رُوس کو اگر افغانستان میں شکست نہ ہوتی تو وہ اپنے زعمِ باطل کو لیے بیٹھا رہتا اور اس حقیقت کا شعور اسے کبھی حاصل نہ ہو پاتا کہ اگر نہتے، غیر منظم، پسماندہ اور اَن پڑھ افغان عوام اسے کُھلے چٹیل میدان میں

شکست دے سکتے ہیں اور ذلت و رسوائی کے ساتھ پسپائی پر مجبور کر سکتے ہیں تو وہ اعلیٰ تعلیمیافتہ مشرقی جرمنی، ہنگری، چیکوسلواکیہ، پولینڈ اور بلغاریہ وغیرہ کو کب تک اپنے قبضے میں رکھ سکے گا۔ آج تبدیلیوں کا جو نیا دور شروع ہوا ہے اس کا نقطۂ آغاز افغانستان ہے۔ آج جس کو جہاں آزادی حاصل ہو رہی ہے وہ افغانوں کے خون کا ممنونِ احسان ہے ـــــ افغانوں کے خون کی حرارت نے ساری دنیا کے مظلوموں کو نئی جرأت دی، نیا حوصلہ دیا اور ظالم سامراج کا حوصلہ توڑ دیا، اس کا طلسم سامری غارت کر دیا۔ اب افغانوں جیسی تحریک کو روکنے اور مزید خسارے سے بچنے کے لیے غلاموں کی زنجیریں کھولی جا رہی ہیں ـــ افغان عوام اگر اپنے لہو کی ندیاں نہ بہاتے تو سُرخ سامراج سے آج کسی کو چھٹکارا نصیب نہ ہوتا۔

خلیج میں صدام حسین کے شرمناک کردار سے پورے عالم انسانیت میں مسلمانوں کی رسوائی ہوئی مگر اسکے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے افغان مجاہدین کو دماسکوخورد) خوست کی فتح سے نوازا تو دنیا پر یہ بات آشکارا ہو گئی کہ حقیقتِ اسلام اور خالص اسلامی جہاد افغان مجاہدین کے پاس ہے جس کی ادنیٰ کرامات اور ثمرات میں ایک "فتح خوست" ہے۔ جو غیر معمولی جرأت و ہمت اور بے مثال شجاعت و شہامت والے اولوالعزم افغانوں اور مجاہد شاہینوں اور عقابوں کے معرکۂ جہاد کا نقطۂ آغاز اور بدر کی طرح مستقبل کی فتوحات کا پیش خیمہ ہے۔

ہمارا یقین ہے کہ مستقبل قریب میں پہاڑوں سے گھرا ہوا افغان مجاہدین کا اپنا ملک ان کو اپنے بلند عزائم کے سامنے محدود اور تنگ نظر آئے گا اور فتح و ظفر کے شوق کی تسکین اور شجاعت و شہامت کے جوہر دکھانے اور جذبہ ذوقِ شہادت کی تکمیل کے لیے وہ سمرقند و بخارا، چین و ہند کا بھی رُخ کریں گے۔ اور آج جو پوری اسلامی دنیا ذہنی افسردگی، بدنظمی اور سیاسی انتشار کا شکار ہے ایسے حالات میں حرکت و زندگی اور جوش و جذبہ سے بھرپور جفاکش اور جنگجو افغان مجاہدین قلیل تعداد کے باوجود "خوست" کی طرح افغانستان سمیت عالمِ اسلام کے مختلف محاذوں پر کفر کی بڑی بڑی فوجوں کو شکست دیتے ہوئے مضبوط اور مستحکم اسلامی نظامِ حکومت قائم کریں گے اور یہ بھی یقین ہے کہ اس سے پوری دنیا کے مسلم معاشرہ کے تنِ ناتواں میں نیا خون اُبھرے گا اور اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا نیا دور شروع ہو گا۔

عبد القیوم حقانی